

گندم کی کاشت

گندم خوارکی اور غذائی لحاظ سے بنیادی اہمیت کی حامل ہے کیونکہ دنیا کی تقریباً ایک تہائی سے زائد آبادی کی خوراک کا انحصار گندم پر ہے۔ امریکی ادارہ برائے زراعت کے مطابق سال 2018-2019 میں دنیا میں گندم کی مجموعی پیداوار 73 کروڑ تن رہی جو 54 کروڑ ایکٹر رقبہ پر کاشت کردہ فصل سے حاصل ہوئی۔ پاکستان دنیا میں گندم کی مجموعی پیداوار کا تقریباً 3.4 فیصد پیدا کرتا ہے۔ دنیا میں پاکستان گندم کی کل پیداوار کے لحاظ سے ساتویں نمبر پر جبکہ زیر کاشت رقبہ کے لحاظ سے نویں نمبر پر ہے۔ سال 2018-2019 میں پاکستان میں گندم 2 کروڑ 16 لاکھ ایکٹر رقبہ پر کاشت کی گئی جس سے مجموعی طور پر 2 کروڑ 52 لاکھ تن پیداوار حاصل ہوئی۔ اس طرح پاکستان کی اوسط پیداوار تقریباً 29 من فی ایکٹر رہی جو پیداواری صلاحیت کا نصف ہے۔ ان اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ گندم کی اوسط پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ کی گنجائش موجود ہے۔ گندم کی پیداوار میں یہ اضافہ بروقت کاشت، معیاری بیج کی کاشت، کھادوں کے متناسب استعمال کے ساتھ ساتھ جزوی بیٹھوں کی بروقت تلثی اور پانی کے بہتر استعمال سے ممکن ہے۔ اس میں میں درج ذیل سفارشات پر عمل پیرا ہو کر کاشتا کار معیاری اور بہتر فنی ایکٹر پیداوار حاصل کر سکتے ہیں۔

زمین کا صحیح انتخاب اور بہتر تیاری

گندم کے پودوں کی بہتر نشوونما اور منافع بیش پیداوار کے لیے بھاری میرا سے ہلکی میرا زمینیں جن میں نامیاتی مادہ مناسب مقدار میں موجود ہو گندم کیلئے موزوں تصور کی جاتی ہیں۔ زمین کی مناسب تیاری کے لیے 3 سے 4 مرتبہ ہل چلانے کے بعد سہاگ کی مدد سے کھیت کو خوب ہموار کر لیں۔ اس میں میں دیگر روایتی طریقہ کار کے ساتھ ساتھ جدید



لیزر لینڈ لیونگ ٹکنیک سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے کیونکہ اس سے کم وقت میں زیادہ رقبہ پر ہموار کیا جاسکتا ہے اس سے نہ صرف کھاد اور پانی کی یکساں تقسیم ہو گی بلکہ فصل کا آگاؤ بھی بہتر ہو گا۔ پودوں کی بڑھتی ایک ساتھ ہونے کی وجہ سے ساری فصل ایک ہی وقت میں پک کر تیار ہو جائے گی۔

صحت مند بیج کا استعمال

زیادہ پیداواری صلاحیت کی حامل گندم کی ترقی دادہ اقسام کا صحت مند اور صاف ستر بیج ہی فی ایکڑ پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ کا ضامن ہوتا ہے۔ گندم کا صحت مند اور ترقی دادہ اقسام کا بیج استعمال کرنے سے پیداوار میں 10 سے 15 فیصد تک اضافہ ممکن ہے۔ خود بیج تیار کرنا مقصود ہو تو صحت مند فصل والے کھیت کا انتخاب کریں جو جڑی یوٹیوں اور گندم کی دلیل اقسام کی ملاوٹ سے پاک ہو۔ اس کے علاوہ بیج میں اگنے کی شرح 85 فیصد سے کم ہو یا پھر حکومت کے منظور شدہ ڈپو یا سیڈ کار پوریشن سے بیج حاصل کریں۔ کاشنکاروں کو چاہیے کہ بوائی سے پہلے گندم کے بیج کو سیڈ گریدر سے اچھی طرح صاف کروالیں تاکہ چھوٹے اور بیمار انوں کے علاوہ جڑی یوٹیوں کے بیجوں سے پاک، صاف ستر بیج اور صحمند بیج حاصل ہو۔ بوائی سے پہلے بیج کو احتیاط سے صاف کرنے کے بعد کانگیاری، کرنال بنت اور اکھیرا جیسی بیماریوں سے تحفظ کے لئے ہومبر 4 ملی لتریا ڈیویڈ نیٹ سار 1 ملی لتر یا ٹیگولا 2 ملی لتر فی کلوگرام بیج سے اس طرح ملائیں کہ زہر بیج کے ہر دانے کو مکمل طور پر لگ جائے۔

نوٹ:- اکتوبر میں کاشت فصل پر اکھیرا کا حملہ زیادہ ہوتا ہے لہذا اگرچہ کاشت کی صورت میں بیج کو لازماً ہر آلو دکریں۔



سفارش کردہ شرح بیج

گندم کی کاشت کا موزوں ترین وقت 10 نومبر تا 30 نومبر ہے۔ اس دوران کاشت کی صورت میں 50 کلوگرام بیج استعمال کریں۔ 30 نومبر کے بعد کاشت کی صورت میں شرح بیج میں 5 کلوگرام فی ایکڑ کے حساب سے اضافہ کریں

کیونکہ پچھتی کاشت میں موسم سرد ہونے کی وجہ سے بیج کا اگاؤ تاخیر سے ہوتا ہے، شکوفے کم بنتے ہیں اور سڑے چھوٹے رہ جاتے ہیں۔ پچھلے بھرپور پیداوار کے لیے صرف بنیادی شاخوں پر ہی انحصار کرنا پڑتا ہے اس لیے جتنا بیج زیادہ ہوگا اتنے ہی سٹول کی تعداد زیادہ ہوگی۔ یاد رہے کہ گندم کی اچھی پیداوار کے لیے پودوں کی فی اکیو تعداد 12 تا 16 لاکھ ہوئی چاہیے۔

گندم کی ترقی دادہ اقسام کی علاقہ و تقسیم اور وقت کاشت

پنجاب

وقت کاشت	علاقہ جات	اقسام
کم نومبر تا 10 دسمبر 10 نومبر تا 15 دسمبر	آپنائی علاقہ	لاغنی 2008، آری 2011، پنجاب 2011*
کم نومبر تا 30 نومبر 10 نومبر تا 10 دسمبر	آپنائی علاقہ	فیصل آباد 2008، کلکھی اور کمپانی والی زمین کے لئے موزوں ملت 2011 تمام جوبلی اخراج
کم نومبر تا 15 دسمبر 10 نومبر تا 15 دسمبر	تمام بارانی علاقہ	آس 2011 خصوصاً جنوبی اخراج
کم نومبر تا 30 نومبر 10 نومبر تا 10 دسمبر	تمام بارانی علاقہ	این اے آری 2011، گلکھی 2013*
کم نومبر تا 15 دسمبر 10 اکتوبر تا 15 نومبر	تمام بارانی علاقہ	این اے گندم 2016-1 آجلا 2016، پوراگ 2016، بکول، ازان 2017، پنچکر (پنجاب کے تمام علاقوں)۔ بوجہر 2016، گولڈ 2016 (پنجاب کے جنوبی اخراج)۔
کم نومبر تا 15 دسمبر 10 اکتوبر تا 15 نومبر	تمام بارانی علاقہ	سر 2006
کم نومبر تا 15 دسمبر 10 اکتوبر تا 15 نومبر	تمام بارانی علاقہ	احسان 2016 پاکستان 2013، بھلپی 2011، ایں اے آری 2009، پاس 2009، پنج 2016، بارانی 2017
کم نومبر تا 15 دسمبر 10 اکتوبر تا 15 نومبر	تمام بارانی علاقہ	چوال 50

سنده

وقت کاشت	علاقہ جات	اقسام
کم نومبر تا 25 دسمبر 7 نومبر تا 30 نومبر	جوبلی سنده	بنظیر 2013، حمل 2013، بیسارگ، ایس کے ذی 1-1، ٹی ڈی 1-1، بیسندر
کم نومبر تا 20 نومبر 7 نومبر تا 30 نومبر	جوبلی سنده	سنده 2016، امداد 2005، مول 2002، کرن 95، آبادگار، 93، مہان 89، بیانشہری، بیانہمیر، خمن، کسی
21 نومبر تا 15 دسمبر 7 نومبر تا 30 نومبر	شہلی سنده	انمول 91، شندو جام
کم نومبر تا 25 دسمبر 7 نومبر تا 30 نومبر	شہلی سنده	بنظیر 2013، حمل 2013، بیسارگ، ایس کے ذی 1-1، ٹی ڈی 1-1، بیسندر
کم نومبر تا 20 نومبر 7 نومبر تا 30 نومبر	شہلی سنده	سنده 2016، امداد 2005، مول 2002، کرن 95، آبادگار، 93، مہان 89، بیانشہری، بیانہمیر، خمن، کسی
کم نومبر تا 20 دسمبر		انمول 91، شندو جام

★ یہ اقسام سنگی سے متاثر ہو سکتی ہیں اس لیے ان کو کم سے کم رقبہ پر کاشت کریں۔

خیبر پختونخواہ

علاقہ جات	وقت کاشت	اقسام
آپاٹھ علاقت	کیم نومبر تا 30 نومبر	خاکستہ 2017، اسراز تپید 2017، خیبر پختونخواہ 2015، گول، فیصل آباد 2008، پیر ساق 2008، نہیت، پنجاب 2011، فخر سحد، جاپان 2010
	کیم و نومبر تا آخر دسمبر	پیر ساق 2013، بیساں 2017
بارانی علاقت	15 اکتوبر تا 30 نومبر	پیر ساق 2015، شاہکار 2013، تاتارا، یقالملا 2013، زام، نیفا انساف، کوہاٹ 2017، شاہپور 2017، امن 2017، ودان 2017
	کیم و نومبر تا آخر دسمبر	ہاشم 2010

بلوچستان

علاقہ جات	وقت کاشت	اقسام
بالائی علاقت	15 اکتوبر تا 30 نومبر	نرداہ 89، زرغون، امید 2014، نیقالما 2013
	کیم نومبر تا 30 نومبر	آس 2011، راسکو 2005، پنجاب 2011، بینظیر 2013، جوہر 2016، فیصل آباد 2008، اجلا 2016
بارانی علاقت	15 اکتوبر تا 30 نومبر	راسکو 2005، بینظیر 2013، اجلا 2016، پیر ساق 2015، پیر ساق 2013، شاہکار 2013
	کیم نومبر تا 30 نومبر	امید 2014، اجلا 2016، فی وی 1، بینظیر 2013
میدانی علاقت	15 نومبر تا 15 دسمبر	راسکو 2015
	15 نومبر تا 30 نومبر	نرداہ
	15 اکتوبر تا 30 نومبر	پنجاب 2011، پیر ساق 2015، شاہکار 2013

نوٹ:- گندم کی اقسام آری 2011، فیصل آباد 2008، لالانی 2008 اور پکوال 50 زیادہ ٹکونے بناتی ہیں چنانچہ بروقت کاشت کی صورت میں 85% سے زائد آگاہ درکھستہ والے بیچ کی فنی ایکڑ شرح میں 5 گلورام تک کی جا سکتی ہے۔

طریقہ کاشت

پودوں کے یکساں آگاہ، اچھی نشوونما، شگوفوں کی مطلوب تعداد اور کاشتی عوامل کی سہولت کے لیے گندم کی بوانی بذریعہ ڈرل قفاروں میں کریں۔ بعض اوقات کاشتکار بیچ ڈرل کرتے وقت ڈرل کی گھر انی زیادہ کر دیتے ہیں جس سے بیچ دیرے سے

اگتا ہے اور زیادہ شگونے بھی نہیں بننے اس طرح فصل کمزور رہ جاتی ہے لہذا بیج کی گہرائی $\frac{1}{2}$ تا 2 انچ رکھیں۔

ہمارے ہاں گندم کی زیادہ تر کاشت موسم خریف کی فصلوں کے بعد ہوتی ہے جس سے گندم کی کاشت میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ یہاں ان فصلوں کی برداشت کے بعد کے طریقہ کاشت کے بارے میں تفصیل دی جا رہی ہے۔

کپاس، بکنی اور کماڈ کے بعد گندم کی کاشت:

خشن طریقہ: کپاس، بکنی اور کماڈ کی برداشت کے بعد ایک مرتبہ روثا ویٹر یا ڈسک ہیر و چلائیں اور اس کے بعد دو مرتبہ عام ہل بمعہ سہاگہ چلا کیں۔ بوائی بذریعہ ڈرل کرنے کے فوراً بعد کھیت کو پانی لگادیں۔ اس طریقہ کاشت سے وقت کی بچت اور آگاؤ جلدی ہو جاتا ہے۔ یہ طریقہ زیادہ چکنی زمینوں اور سرد موسم میں نہ اپنا کیں۔

وترا طریقہ: اس طریقہ میں کماڈ، کپاس اور بکنی کی کشائی سے 20 دن پہلے کھیت کو پانی دیں تاکہ فصل کاٹنے وقت زمین و تر حالت میں ہو اور کم سے کم وقت میں زمین تیار کر کے گندم کاشت کی جاسکے۔ فصل کاٹنے کے بعد ایک مرتبہ روثا ویٹر یا ڈسک ہیر و اور دو مرتبہ ہل چلا کر دو ہر اسہاگہ دیں۔ پھر گندم کو بذریعہ ڈرل کاشت کریں۔



بینڈ پلیسمنٹ ڈرل سے گندم کی کاشت: بینڈ پلیسمنٹ ڈرل بیج اور کھاد کو ایک ہی وقت پر مخصوص فاصلہ پر ڈرل کرتی ہے۔ یہ ڈرل کھاد کو بیج سے تقریباً 10 انچ ایک طرف ڈرل کرتی ہے۔ اس طریقہ کاشت سے نہ صرف آگاؤ زیادہ ہوتا ہے بلکہ ڈی اے پی کھاد کی افادیت میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔

گپ پھٹ کا طریقہ: کپاس کی چھڑیاں اور بکنی کی باقیات کاٹنے کے بعد دو مرتبہ ہل چلا کیں اور بھاری سہاگہ دیں۔ اس کے بعد کھیت کو پانی دیں جب پانی بہت کم رہ جائے تو اس پر بیج کا چھٹہ دیں۔ بیج کو چھٹہ سے پہلے 4 تا 6

گھنٹے پانی میں بھگوئیں۔ یہ طریقہ کار زیادہ تر کلراٹھی اور پکی (یعنی چکنی) زمینوں کے لیے رائج ہے۔ اس طریقے سے گندم کاشت کرنے سے نمکیات کا اثر کم ہو جاتا ہے جس سے اگاہ بہتر ہوتا ہے لیکن خیال رہے کہ اس طریقہ کا شاست میں شرح بیج 60 سے 70 کلوگرام فی ایکڑ استعمال کریں۔

دھان کے بعد کاشت: دھان کی فصل کے برداشت سے 15 دن پہلے پانی دینا بند کر دیں تاکہ فصل برداشت ہونے تک زمین وتر حالت میں آجائے اور جلد گندم کاشت ہو سکے۔ دھان کی فصل برداشت کرنے کے بعد ایک مرتبہ روتا ویٹر یا ڈسک ہیرو چلا کیں۔ بعد میں بل اور سہا گہ چلا کر گندم بذریعہ ڈرل کاشت کریں۔

دھان کے علاقے میں کاشنکار گندم کی بروقت کاشت کے لئے دھان کی کمائی ہارو یسٹر سے برداشت کے بعد اسکی باقیات کو آگ لگادیتے ہیں جس سے نہ صرف ماحولیاتی آلو دگی میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ زمین میں موجود نامیاتی مادہ بھی ضائع ہو جاتا ہے۔ لہذا کاشنکاروں کو چاہیے کہ وہ دھان کی باقیات کو اس چاپر کی مدد سے زمین میں ملا دیں اس سے نہ صرف زمین کی زرخیزی میں اضافہ ہو گا بلکہ ماحول بھی آلو دگی سے محفوظ رہے گا۔

دھان والی زمینوں میں بروقت کاشت کو یقینی بنانے کے لئے گندم کی کاشت زیر وین ڈرل یا پسی سیدر سے کریں اس سے نہ صرف زمین کی تیاری پڑھنے والے اخراجات کی کچھ ہو گی بلکہ فصل کی بروقت کاشت کو بھی یقینی بنایا جاسکتا ہے۔

گندم کی کاشت کے بعد کھبیلیاں بنانا: گندم کی کاشت اگر چھٹے کے ذریعے کی ہو تو رجر کے ذریعے کھبیلیاں بنادیں۔ اس طریقہ سے نہ صرف پانی کی کچھ ہو گی بلکہ فنی ایکڑ 3 سے 4 من پیداوار میں اضافہ ہو گا۔ اس طریقہ کا شاست میں عام طریقہ کی نسبت 10 فیصد زیادہ بیج استعمال کریں۔

پڑیوں کی کاشت: گندم کو پڑیوں پر کاشت کرنے سے بعض علاقوں میں اچھے نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ ایسے علاقے جہاں پانی کی کمی ہو گندم کو وہاں پڑیوں پر کاشت کیا جاسکتا ہے۔ مزید برآں پڑیوں پر کاشت کی گئی گندم میں کماد اور سرسوں وغیرہ کی مخلوط کاشت بھی آسانی سے کی جاسکتی ہے۔



بارانی علاقوں میں طریقہ کاشت: موں سون کی پہلی بارش کے بعد زمین میں موٹاڑ بولڈ یا رجہ بیل چلا کیں تاکہ زمین کافی گہرائی تک نرم ہو جائے اور زیادہ پانی جذب کر سکے۔ بعد ازاں گندم کی کاشت سے قبل ہر بارش کے بعد عام بیل چلا کیں اور سہا گدیں تاکہ وتر گھنٹہ نظر میں سے پہلے دو مرتبہ عام بیل چلا کر بھاری سہا گدیں تاکہ وتر زمین کی اوپر والی تہہ میں آجائے اور پھر گندم بذریعہ ڈرل کا شست کریں۔

کھادوں کا متناسب اور بروقت استعمال

فووج فریلائنزر کمپنی کی قائم کردہ مٹی اور پانی کے تجزیے کی جدید کمپیوٹرائزڈ لیبارٹریوں میں تجزیے کیے گئے 5 لاکھ سے زائد مٹی کے نمونوں کے تجزیے کے مطابق ہماری تقریباً 100 فیصد زمینوں میں نامیاتی ماڈل یعنی ناٹر، جن، 92 فیصد سے زائد زمینوں میں فاسفورس اور 50 فیصد سے زائد زمینوں میں پوتاش کی شدید کمی واقع ہو چکی ہے۔ اجزاء صغیرہ کے لیے تجزیے کیے گئے 13 ہزار سے زائد نمونوں کے نتائج کے مطابق تقریباً 85 فیصد زمینوں میں زنگ بجکہ 60 فیصد زمینوں میں بوران کی کمی ہے۔ لہذا گندم کی بھرپور پیداوار کیلئے کھادوں کا بروقت اور متناسب استعمال چار بنیادی نکات یعنی صحیح کھاد کا انتخاب، صحیح مقدار اور صحیح وقت کے ساتھ ساتھ صحیح طریقہ استعمال کے مطابق کریں۔ اس مضمون میں سونا یو یا سونا ڈی اے پی، ایف ایف سی ایس او پی یا ایف ایف سی ایم او پی کھادوں کا انتخاب پودوں کو نہ صرف کم تیزی مطلوبہ غذائی اجزاء صحیح مقدار میں فراہم کرتے ہیں بلکہ ان میں موجود اجزاء پوری مقدار میں موجود ہونے اور زیادہ حل پذیری کی وجہ سے دیگر کھادوں کی نسبت سے پڑتے ہیں اور کاشتکاروں کیلئے معاشی فائدہ کا باعث ہوتے ہیں۔



فاسفوری کھادیں پودوں کی جڑوں کی لمبائی اور دانے کی موٹائی میں اضافہ کرتی ہیں لہذا گندم کی فصل کے لیے ناٹر، جن اور فاسفورس کے استعمال کا تنااسب 1:1.5:1 رکھنا چاہیے۔ اگر ناٹر، جن اور فاسفورس کا تنااسب صحیح رکھا جائے تو پیداوار

میں 10 تا 12 منٹ فی ایکٹر اضافہ ہو سکتا ہے۔ اگر آپ نے اپنی زمین کا تجربہ نہیں کروایا تو درج ذیل عمومی سفارشات کے مطابق کھادوں کا استعمال کریں۔

کھادوں کی مقدار برائے آپاش علاقت

(بوري فی اکیو)

زمرخی زمین	سونا پوریا	سونا ڈی اے پی	ایف ایف سی ایس اوپی	ایف ایف سی ایس اوپی	$\frac{3}{4}$
کمزور	$2\frac{1}{2}$	2	1	$\frac{3}{4}$	$\frac{3}{4}$
درمیانی	$1\frac{3}{4}$	$1\frac{1}{2}$	1	$\frac{3}{4}$	$\frac{3}{4}$
زمرخیز	$1\frac{1}{2}$	$1\frac{1}{4}$	1	$\frac{3}{4}$	$\frac{3}{4}$

برائے بارانی علاقت

(بوري فی اکیو)

بارش کی مقدار	سالانہ بارش اور علاقت	سونا پوریا	سونا ڈی اے پی	ایف ایف سی ایس اوپی	ایف ایف سی ایس اوپی	$\frac{1}{2}$
کم بارش کے علاقے بارانی علاقت۔	(350 ملی میٹر تک) راجح، پور، خان، بھرگڑھ، بھکر، میوناولی اور خوشاب کے چکوال، پنڈیا، پنڈیا داون خان کے علاقے۔	1	1	$\frac{3}{4}$	$\frac{3}{4}$	$\frac{1}{2}$
درمیانی بارش کے علاقے جات۔	(350 سے 500 ملی میٹر تک) گھیب، تلہنگ اور پنڈیا داون خان کے علاقے چھپڑھ، سوبادہ، نارووال، گجرات، لکھاریاں اور شترگڑھ کے علاقے جات۔	$1\frac{1}{4}$	$1\frac{1}{4}$	$1\frac{1}{4}$	$1\frac{1}{4}$	$\frac{1}{2}$
زیادہ بارش کے علاقے جات۔	(500 ملی میٹر سے زیادہ) راولپنڈی، ایک، چلمن، سوبادہ، نارووال، گجرات، لکھاریاں اور شترگڑھ کے علاقے جات۔	$1\frac{1}{2}$	$1\frac{1}{2}$	$1\frac{1}{2}$	$1\frac{1}{2}$	1

کھادوں کا طریقہ استعمال:

آپاش علاقت: سوناڈی اے پی اور ایف ایف سی ایم اوپی یا ایف ایف سی ایس اوپی کی ساری مقدار اور سونا پوریا کی

آدمی بوری کاشت کے وقت آپس میں ملا کر زمین کی آخری تیاری کرتے وقت چھٹھ کر کے مل اور سہا گہ کے ذریعے زمین میں ملا دیں۔ اگر کسی بجھ سے یہ کھادیں بوائی کے وقت نہ ڈالی جائیں تو پہلی آپاشی سے پہلے چھٹھ کرنے کے بعد پانی کا دیں۔ اس کے علاوہ سوناڈی اے پی کی سفارش کردہ مقدار کو پانی میں حل کر کے بذریعہ ڈرم (فریگیشن) پہلی آپاشی کے

ساتھ بھی دیا جاسکتا ہے۔ تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ اس طریقہ سے سوناڈی اے پی کا استعمال بھی فائدہ مند ہے۔ اس کے علاوہ باقی سونا یوریا کی ساری مقدار فصل کے اگاؤ کے بعد پہلے یادوسرے پانی کے ساتھ استعمال کریں۔



بارانی علاقے: تمام کھادیں بوانی کے وقت کھیت میں بکھیر کر دو ہرے مل کے ساتھ سہا گردیں۔ درمیانی یا زیادہ بارش والے علاقوں میں گوبھکی حالت سے پہلے $\frac{1}{2}$ تا 1 بوری سونا یوریا نی مکڑا بارش ہونے پر استعمال کریں۔ علاوہ ازیں بارانی علاقوں میں کاشت کے وقت چسٹم کا استعمال بحسب 10 بوری فی ایکڑا پتھنے تک دریتا ہے۔

اجزائے صیرہ کا استعمال: اجزائے صیرہ کی کم کو منظر کھتے ہوئے $\frac{1}{2}$ کلوگرام سونا زنک (27 فیصد) اور 3 کلوگرام سونا یوران فی ایکڑا بوانی پر زمین کی تیاری کرتے وقت آخری مل چلانے سے پہلے استعمال کریں۔ اجزائے صیرہ کی کھیت میں یکساں تقسیم کے لیے سفارش کردہ مقدار کو 5 گنباڑا یک مٹی میں ملانے کے بعد چھٹھ کریں۔

بروقت آپاشی

گندم کے لیے پانی کی ضروریات کا انحصار پودوں کی بروٹھوری کے نازک مرحل اور موگی حالات پر ہوتا ہے تاہم معیاری اور بہتر پیداوار کے لیے اہم مرحل اپاٹشی بہت ضروری ہے۔ گندم کے اگاؤ کے 20 سے 25 دن بعد پہلی آپاشی کریں کیونکہ اس مرحلہ پر پودا چھاڑ بنا رہا ہوتا ہے لہذا اس وقت پانی کے ساتھ یوریا کی اشندضورت ہوتی ہے۔ لیکن دھان والی زمین یا سیم زدہ رقبہ پر کاشت کی جانے والی گندم اگنے کے 35 سے 45 دن بعد پہلی آپاشی کریں۔

دوسری اپنی گوبھکی حالت پر دیں۔ اس وقت سڑپوڈے کے اندر بن رہا ہوتا ہے اور باہر لکھنے کے مرحلہ میں ہوتا ہے اس مرحلے پر پانی کی کمی سے ٹھچوٹی اور دانوں کی تعداد کم ہو جاتی ہے۔

تیسراپنی دانے کی دودھیا حالت پر دیں یہ میں دانہ بننے اور بھرنے کا وقت ہے اس مرحلے پر پانی کی کمی ہوتی دانہ چھوٹا رہ جاتا ہے اور پیداوار کم ہوتی ہے۔

جزی بی بوٹیوں اور خود روپوڈوں کی تلفی

خود روپوڈے اور جزی بی بوٹیاں گندم کے ساتھ روشنی، ہوا، کھادوں اور زمین میں موجود دیگر غذا کی اجزاء کے حصول میں نہ صرف مقابلہ کرتی ہیں بلکہ ان کی وجہ سے پیداوار کی کوالتی اور مقدار پر انتہائی مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ جزی بی بوٹیوں سے پیداوار میں 42 فیصد تک نقصان ہو سکتا ہے۔ گندم کی فصل میں نوکیلے پتوں والی (جگلی جمنی، دمی سٹی) اور چوڑے پتوں والی (پوبلی، لمبی، باخو، پیازی، جگلی پا لک اور روٹڑی وغیرہ) جزی بی بوٹیاں پائی جاتی ہے۔ فصل کو نقصان سے بچانے کے لیے ان جزی بی بوٹیوں کو بروقت تلف کرنا اشد ضروری ہے۔ اس کے لیے آپ درج ذیل طریقوں پر عمل کر لئی بخش نتائج حاصل کر سکتے ہیں۔

داب کا طریقہ: جزی بی بوٹیوں سے کافی حد تک نجات حاصل کرنے کے لیے یہ ایک کار آمد طریقہ ہے۔ رائونی کے بعد جب کھیت و تر حالت میں آجائے تو ایک دو فتحہ مل چلانے کے بعد بھاری سہاگ کے دیں اور 5 تا 7 دن کے لیے کھیت اسی حالت میں رہنے دیں۔ اس سے زمین میں پائے جانے والے جزی بی بوٹیوں کے بیچ آگ کر کنپیں کمال لیں گے جو زمین کی تیاری کے دوران تلف ہو جائیں گی۔ یہ طریقہ صرف ایک اور درمیانی کاشت کیلئے موزوں ہے۔

بارہیرہ: پہلی آپاشی کے بعد وتر حالت میں آنے پر دو مرتبہ بارہیرہ و چلا کیں۔ اس سے جزی بی بوٹیاں بہت حد تک تلف ہو جاتی ہیں اور وتر بھی دیر تک قائم رہتا ہے۔

کیمیائی طریقہ: کیمیائی زہروں کے ذریعے جزی بی بوٹیوں کا تدارک بہت موثر ہوتا ہے مگر زہروں کا استعمال بروقت، جزی بی بوٹیوں کی قسم اور شدت کے مطابق بروقت کرنا چاہیے۔ جزی بی بوٹیوں کی مختلف اقسام (چوڑے پتوں اور نوکیلے پتوں والی) کے لیے مختلف کیمیائی زہریں دستیاب ہیں۔ آپ الیف ایف سی کے زرعی ماہرین یا ہمیلپ لائن 0800-003322-00332 سے اپنے کھیت میں موجود جزی بی بوٹیوں کے بارے مشورہ کر کے نیچے دی گئی لوکی ایک یا زائد کیمیائی زہر استعمال کریں۔

بہتر پرے کے لیے مخصوص نوzel (فلیٹ فین یاٹ جیٹ) استعمال کریں۔ زمینی ورکوسا منے رکھتے ہوئے پرے کا پروگرام بنائیں کیمیائی پرے کے بعد گوڈی یا بارہیرو کا استعمال نہ کریں۔



نوکیلے پتوں والی جڑی بوئیوں کے لیے	چڑے پتوں والی جڑی بوئیوں کے لیے
<ul style="list-style-type: none"> ● ٹاپک ● ایکسیل ● کلوڈینا فاپ (کٹر) ● فیناکس پارپوپی ایتھاٹل (پوماسپر، پوجنگ) ● اٹلانٹس (دونوں اقسام کی جڑی بوئیاں تکروں کرنے کے لیے) 	<ul style="list-style-type: none"> ● کلین ویو ● اسٹاربین ایم ● ٹرائی میموران ● بروکسٹل + ایم سی پی اے (کبلل سپر، سلیکٹر) ● الائی میکس ● لوگران

گندم کی بیماریاں اور ان کی روک تھام

گندم کی فصل میں مختلف قسم کی بیماریاں مثلاً کھلی اور برگی کا نگاری، اکھیرا، زردا اور بھوری گنگی، کرناں بٹ اور گندم کی ممی وغیرہ حملہ آور ہوتی ہیں۔ ان بیماریوں سے بچاؤ کے لیے درج ذیل خفاظتی تدابیر اختیار کریں۔

☆ بولائی سے پہلے چیز کو تجویز کردہ چپھوندی کش زہر لکائیں۔

☆ بیماریوں کے خلاف قوتِ مدافعت رکھنے والی ترقی دادہ اقسام کا شست کریں۔

☆ تیج ہمیشہ تدرست فصل سے رکھیں اور 4 سے 5 سال مسلسل زیر کاشت رہنے والی اقسام کی بجائے نبی ترقی دادہ اقسام کی کاشت کو ترجیح دیں۔

کٹائی و گھائی اور ذخیرہ کرنا

فصل صحیح طور پر پکنے کے بعد وقت ضائع کی بغیر گندم کی زمین کے قریب سے کٹائی کر کے چھوٹی بھریاں بنانے کا رکھیں۔ کھلیاں لگاتے وقت سوں کا رُخ اوپر کی طرف رکھیں۔ بھریاں خشک ہوتے ہی بغیر تاخیر کے ہر یہ رسم سے گھائی کریں۔ کٹائی کے انسانی عمل کے باعث ہونے والے نقصان سے محفوظ رہنے کے لیے بہتر ہے کہ کمبائن ہارو یا سڑیاں پر استعمال کریں۔ اگر گندم کو ذخیرہ کرنا ہو تو دنے میں نبی 10 فیصد سے زائد نہیں ہونی چاہیے۔ گوداموں کو میلا تھیان کے 1:25 کے مکمل سے پہلے کریں۔ پہلے کرنے کے بعد گوداموں کو کم از کم دو دن بذر کھنے کے بعد ان کے دروازے کھول دیں۔ پھر اگلے دن ان کی اچھی طرح صفائی کر لیں۔ اگر گوداموں میں دوبارہ کیڑوں کا حملہ ہو تو ایڈمنیٹریو فاسایڈ کی گولیاں بہت مفید ہیں۔



کاشتکاروں کے نام اہم پیغام

پانی کے محدود دن خاکہ کہیں ہماری لاپرواہیوں کی نذر نہ ہو جائیں اس قیمتی دولت کو ضائع ہونے سے چاہئیں۔